عمومی رواج تھا جس کو ''نزہۃ الخواطر'' میں تبدیل کیا گیا اور اولیا و اکابر کے تذکرے کو حقیقی انداز میں بیان کیا گیا۔ بالکل یہی رنگ ہمیں ماہنامہ ''الشریعۃ'' کے خصوصی شمارے میں نظر آیا۔

(ترتیب وتدوین: حافظ عبدالرشید)

مولانا لالہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی وفات

مولانا عبدالعزیز صاحب مرحوم ومغفور ۱۷ رنومبر ۲۰۰۹ء کو دار البقاء کی طرف کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ملک کی عظیم دینی درسگاہ مدرسہ نصرۃ العلوم کے ابتدائی مدرسین میں سے تھے۔ مدرسہ سے وابستگی کی طویل مدت (جو تقریباً ۴۰ سال بنتی ہے) میں انہوں نے ناظم، ناظم کتب خانہ، ناظم امتحانات اور مدرس کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ ہمارے زمانہ طلب علمی میں وہ ناظم امتحانات تھے۔ اس وقت وہ اگرچہ خاصے معمر تھے مگر حوصلہ و ہمت وہی جوانوں والی۔ امتحانات کے لیے پرچے بنوانا، انھیں چیک کروانا، رزلٹ تیار کرنا، تمام امور مناسب وقت پر بطریق احسن انجام پاتے تھے۔ اگر کبھی نتیجہ میں تاخیر ہوتی تو پوچھنے پر بعض ایسے جملے ارشاد فرماتے جن کی معنی آفرینی پنجابی کے ''ادب لطیف'' کا خاص حصہ ہے۔

وہ آخر عمر تک مدرسہ سے متعلق رہے اور اتنی طویل مدت کی وابستگی کسی ''مکین'' کو ''مکان'' سے وہی تعلق عطا کر دیتی ہے جو مجنوں کو صحرا سے، لیکن مولانا نے قدرت اللہ شہاب کی ''ماں جی'' کی طرح کہ ''جس خاموشی سے دنیا میں رہی تھیں، اسی خاموشی سے عقبیٰ کو سدھار گئیں''، گمنامی کی چادریں اوڑھی کہ خود اس گلشن کے رہنے والوں کو جس کی یاسمین و نسترن اور روشوں کی پھبن کو انہوں نے جگر کا خون دے کر سینچا تھا، اس کی خبر حافظ مہر محمد صاحب کے خط کے پرزے سے کئی دنوں بعد ملی جو گویا ساغر کی زبان سے یوں شکوہ سنج تھی:

یاد رکھنا ہماری تربت کو
قرض ہے تم پہ چار پھولوں کا

مولانا ۲۰۰۳ء تک مدرسہ سے متعلق رہے اور ہزاروں تلامذہ کو اپنا علمی وارث چھوڑا جن میں شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی جیسے بالغ نظر صاحب فکر اور مولانا عبد القدوس قارن مدظلہ جیسے محدث شامل ہیں۔ مدرسہ نصرۃ العلوم کے ارباب بست وکشاد کو چاہیے کہ مولانا کی حیات کو تذکرے کی شکل میں سینہ قرطاس پہ محفوظ کریں۔ شاید کبھی 'نصرۃ العلوم' کے متعلقین میں سے کوئی اسے دیکھے تو امرؤ القیس کے الفاظ میں "قفا نبك من ذكرى حبيب ومنزل" کہتے ہوئے اشکبار آنکھوں سے کلمات دعا ادا کرے۔

اللہ تعالیٰ مولانا کی مغفرت کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

(وقار احمد۔ ایم فل کلیہ اصول الدین
بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد)